

## از عدالت اعظمیٰ

ریاست بمبئی

بنام

ایم/ایس رایتلال، وادیدلال

15 نومبر 1960

(جے ایل کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ جسٹسز)

سیلز ٹیکس ڈیلر۔ خصوصی چھوٹ کے ذریعے اپیل کا مطلب جب دستیاب ہو۔ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953 (بمبئی۔ III آف 1953)، ایس ایس۔ 27 (1)، (b)، (c)، 30 (1)، 34 (1) اور (2) ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 136۔

نانالال کرسنڈاس، جو ایک اینٹ بنانے والا تھا، کے پاس کو لیری کنٹرول آرڈر کے تحت کونلے کی خریداری کے لیے ترجیحی سٹوفکیٹ تھا اور اس نے جواب دہندگان کے ذریعے سے میسرز ایس جی رنگا کو لیری سے کونلے کی ایک خاص مقدار خریدی جو کمیشن ایجنٹ تھے۔ جواب دہندگان نے کلکٹر سے اس بات کا تعین کرنے کے لیے درخواست کی کہ آیا انہیں بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ 1953 کے تحت "ڈیلرز" کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ کلکٹر نے فیصلہ دیا کہ وہ ڈیلر تھے لیکن سیلز ٹیکس ٹریبونل نے دوسرے طریقے سے فیصلہ کیا۔ اس کے بعد کے دفعہ (1) 34 اور (1) 30 کے تحت ہائی کورٹ کے حوالے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اپیل میں خصوصی یہ کہ جواب دہندگان کو "ایکٹ کے تحت ڈیلر" کے طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان کے کاروبار کی نوعیت جیسا کہ ان کی طرف سے انکشاف کیا گیا ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ وہ

عدالت کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے ہائی کورٹ کا رخ کرے اور اپنے تمام طریقوں کو ختم کرے۔

شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1959 کی سول اپیل نمبر 429۔

1956 کے اپیل نمبر 6 میں سابق بمبئی سیزل ٹیکس ٹریبونل کے 6 دسمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ اپیل کنندہ کی طرف سے ہندوستان کے سالیسیٹر جنرل سی کے ڈیفٹری، ایچ آر کھنہ اور آرتھ ڈھبر۔

جواب دہندگان کے لیے این اے پالکھیوالا، ایس پی مہتا، جے بی داداچنئی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا۔

15 نومبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

ہدایت اللہ جسٹس: ریاست بمبئی نے 6 دسمبر 1957 کے سیزل ٹیکس ٹریبونل، بمبئی کے ایک حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ساتھ اس عدالت میں اپیل کی ہے، جس کے ذریعے ٹریبونل نے اس کے سامنے اپیل کی اجازت دیتے ہوئے کلکٹر آف سیزل ٹیکس کے ایک حکم کو کالعدم قرار دیا تھا۔ 27 بمبئی سیزل ٹیکس ایکٹ، 1953۔

جواب دہندگان، ریتلال وڈیال اینڈ برادرز۔ کمیشن ایجنٹ ہیں جو کلیئرنگ اور ٹرانسپورٹ ٹھیکیدار کے طور پر کاروبار کر رہے ہیں۔ 25 جون 1954 کو انہوں نے دفعات کے تحت 7 (a)، (b) اور (c) قانون کے تحت ان کے کاروبار کی نوعیت سیزل ٹیکس، بمبئی کے کلکٹر کو درخواست دی بیان کرتے ہوئے، اس سوال کے تعین کے لیے کہ آیا انہیں قانون کے تحت "ڈیلر" کہا جاسکتا ہے، اس کی ایک مثال کا حوالہ دیتے ہوئے۔ کلکٹر نے اپنے حکم سے کہا کہ وہ ڈیلر ہیں، اور انہیں ایکٹ کے تحت خود کو رجسٹر کرنے کی ضرورت ہے۔ اپیل پر، ٹریبونل نے دوسری صورت میں فیصلہ دیا اور اس لیے ریاست بمبئی کی طرف سے یہ اپیل۔

کھلے ہیں، اس عدالت میں منتقل کرنے سے پہلے ختم نہیں ہوتے ہیں۔ عام طور پر، یہ عدالت ہائی کورٹ کو اس طریقے سے نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دے گی، اور اپیل کنندہ کے لیے مناسب طریقہ یہ ہے کہ وہ آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت کے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے اپنے تمام علاج کو ختم کر دے۔ تاہم، موجودہ معاملے میں معاملہ سادہ ہے، اور جو اب دہندہ کا فاضل وکیل نے ہم سے سوال کا تعین کرنے کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مؤکل جو ایک چھوٹا تاجر تھا اور جس نے قانون کی وضاحت کے لیے درخواست دی تھی، اگر ہم اس مختصر نکتے پر اس اپیل کا فیصلہ کرتے ہیں تو اسے ایک بار پھر عدالتوں کے ذریعے گھسیٹا جائے گا۔ اس کے پیش نظر، اگرچہ ہم اس اپیل کا فیصلہ کرتے ہیں، ہمیں اس عدالت کے لیے تعزیری فیصلہ پیش کرنے کے لیے نہیں ٹھہرایا جانا چاہیے۔ یہ معاملہ نافذ ہونے کے بعد کے وقت سے متعلق ہے۔ اس حکم نامے کے تحت، کوئی بھی شخص کو نلے کی کان کنی سے کوئلہ حاصل یا خرید نہیں سکتا تھا سوائے مرکزی حکومت کے اختیار کے جس مقصد کے لیے اسے ریاستی کوئلہ کنٹرولر سے ترجیحی سٹوفکیٹ حاصل کرنا تھا۔ آرڈر کی اسکیم کے تحت ڈیل کریڈیٹری ایجنٹوں کو کام کرنے اور کوئلے کے فی ٹن ایک روپے کمیشن وصول کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

ایک اینٹ بنانے والے نلالا کرسنڈ اس کو 17 جون 1954 کو 22 ٹن کوئلے کے حوالے سے ترجیحی سٹوفکیٹ الاٹ کیا گیا تھا۔ انہوں نے جواب دہندگان کے ذریعے ایم/ایس ایس سی، رنگلا کو لیری، برہار سے نمٹا۔ یہ کھیپ کرسنڈ اس کے نام پر تھی، لیکن بل کو لیری کی طرف سے جواب دہندگان کو بھیجا گیا تھا، اور جواب دہندگان نے، اپنی باری میں، ایک بل بنایا جس میں انہوں نے کو لیری کے بل کی رقم کے علاوہ، روپے کی رقم وصول کی۔ 22 بطوران کا کمیشن۔ کالری کی ادائیگی کی ذمہ داری جواب دہندگان پر عائد تھی، لیکن انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ کالری اور کرسنڈوں کے درمیان

کی ضرورت ہے۔

"بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ 1953 میں ڈیلر کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"ڈیلر" کی ریاست سے مراد کوئی بھی شخص ہے جو ریاست بمبئی میں سامان فروخت

کرنے کا کاروبار کرتا ہے، چاہے وہ کمیشن، معاوضے یا دوسری صورت میں ہو۔"

تشریح حذف ہوئی ہے:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈیلر ہونے کے ناطے اس شخص کو ریاست بمبئی میں سامان

فروخت کرنے کا کاروبار جاری رکھنا چاہیے۔ اس معاملے میں مختصر سوال یہ تھا کہ کیا

جواب دہندگان کو نکلے کے حوالے سے ایسا کاروبار کر رہے تھے۔

کنٹرول آرڈر کی اسکیم سے پتہ چلتا ہے کہ کو نکلے کی کوئی فروخت ٹھوٹھیٹ رکھنے

والے شخص کے علاوہ نہیں ہو سکتی۔ بصورت دیگر فروخت کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی

تھی۔ ٹھوٹھیٹ جو کیس میں پیش کیا گیا ہے، اگرچہ جواب دہندگان کے نام پر بنایا گیا

ہے، صارف کو سامان وصول کنندہ کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ

کالری کی طرف سے جواب دہندگان کو کوئی فروخت نہیں کی گئی تھی، لیکن براہ راست

کرسن داس کو، حالانکہ جواب دہندگان کی ایجنسی کے ذریعے۔ جواب دہندگان نے

بھی، جب انہوں نے کرسنڈ اس کو بل تیار کیا، تو ذکر کیا کہ وہ کھیپ والا تھا، اور یہ کہ وہ

صرف اپنے "درمیاندار" سے کمیشن وصول کر رہے تھے۔ ان حالات میں، یہ ماننا مشکل

ہے کہ کو لیری نے جواب دہندگان کو کو نکلہ فروخت کیا، اور یہ کہ انہوں نے بدلے میں

اسے کرسنڈ اس کو فروخت کر دیا۔ کوئی دو فروخت شامل نہیں تھی۔ صرف ایک فروخت

تھی، اور وہ کو لیری کی طرف سے صارفین کو تھی۔ جواب دہندگان کو لیری سے خرید کر کبھی

مالک نہیں بنے، کیونکہ کو لیری انہیں کو نکلہ فروخت نہیں کرتی تھی، اور نہ ہی وہ اسے خرید

بکلکٹر کے سامنے مذکور مثال میں کوئلہ فروخت کرنے کے کسی کاروبار کا انکشاف نہیں کیا گیا، اور ٹریبونل کا حکم اس کے سامنے رکھے گئے حقائق پر درست تھا۔ نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسٹر دکردی جاتی ہے۔  
اپیل مسٹر دکردی جاوے۔